حج

1- تعارف :-

لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک
لا شریک لک

ترجمہ :- اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ اے اللہ! میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بلاشبہ تعریف، احسان اور بادشاہی تیرے لیے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

ارشاد باری اللہ تعالیٰ ہے :-

واذن فی الناس بالحج

"اور لوگوں میں حج کا اعلان کرو وہ تمہارے پاس پیدل بھی آئیں گے اور ان اونٹنیوں پر سوار ہو کر بھی جو سفر کی وجہ سے دبلی ہو گئی ہوں۔ وہ دور دراز کے گہرے پہاڑی راستوں سے چلتی ہوئی پہنچیں گی"

2- حج کا لغوی معنی اور فرضیت :-

لغوی معنی ارادہ کرنے کا ہے۔ حج ہر اس بالغ مسلمان پر ایک فرض ہے جو اس کی استطاعت رکھتا ہو۔
قرآن مجید میں ارشاد ترجمہ :-
سورۃ آل عمران : 97
اور لوگوں پر اللہ کا حق ہے کہ جو اس گھر تک پہنچ سکتا ہو وہ اس کا حج کرے اور جس نے کفر کی روش اختیار کی تو وہ جان لے کہ اللہ سب اہل جہان سے بے نیاز ہے۔

3- حج کے شرائط

⇐ حج کرنے والا مسلمان ہو ⇐ مکلف ہو ⇐ صحیح البدن
⇐ آزاد ہو ⇐ بصیر ہو ⇐ استطاعت رکھتا ہو
⇐ اگر عورت ہو تو اس کے ساتھ اس کا خاوند ہو یا عاقل و بالغ محرم ہو۔

Scanned with CamScanner

4- حج کے فرائض

1) احرام

2) 9 ذوالحجہ کو زوال آفتاب سے 10 ذوالحجہ کی صبح تک کسی بھی وقت میدانِ عرفات میں وقوف کرنا

3) 10 ذوالحجہ سے آخر تک کسی بھی وقت کعبہ کا طواف کرنا۔

5- حج کے واجبات :-

⇐ مزدلفہ میں وقوف کرنا ⇐ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا

⇐ جمرات کو رمی کرنا ⇐ طواف وداع کرنا

⇐ سر منڈانا یا بال کٹوانا ⇐ میقات سے احرام باندھنا

⇐ غروب آفتاب تک میدان عرفات میں وقوف کرنا

⇐ طواف کی ابتدا حجر اسود سے کرنا ⇐ اپنی دائیں جانب سے طواف کرنا

⇐ عذر نہ ہو تو خود چل کر طواف کرنا ⇐ باوضو طواف کرنا

⇐ پاک کپڑوں کے ساتھ طواف کرنا ⇐ شرم گاہ کو ڈھانپ کر رکھنا

⇐ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی ابتداء صفا سے کرنا ⇐ حج القران اور تمتع کرنے والے کا ایک بکری ذبح کرنا

⇐ سات چکر پورے ہونے کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا

⇐ قربانی کے پہلے دن رمی جمرات

⇐ قربانی کے تین دنوں میں سے ایک دن میں طواف زیارت کرنا

⇐ حطیم کے باہر سے طواف کرنا۔

⇐ طواف کے بعد سعی کرنا

⇐ قربانی کے ایام میں اور حرم کے اندر حلق کرنا

Scanned with CamScanner

6- حج کے سنن اور آداب :-

خرچ میں وسعت اختیار کرنا بشرطیکہ موجود ہو

فضول باتوں سے زبان کی حفاظت کرنا

اگر ماں اور باپ کو اس کی ضرورت ہو تو ان سے اجازت لے کر حج کے لیے جانا

قرض خواہ اور کفیل سے اجازت طلب کرنا

اپنی مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ کر نکلنا

لوگوں سے کہا سنا معاف کرانا

نکلتے وقت صدقہ و خیرات کرنا

اپنے گناہوں پر سچی توبہ کرنا

7- حج کے ممنوعات

جماع نہ کرنا

احرام کی حالت میں سر نہ منڈانا

ناخن نہ کاٹنا، خوشبو نہ لگانا

سر اور چہرہ نہ ڈھانپنا

سلا ہوا کپڑا نہ پہننا

حرم اور غیر حرم میں شکار نہ کرنا

حرم کے درخت نہ کاٹنا

Scanned with CamScanner

8- حج کے فضائل

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں:-

رسول ﷺ نے فرمایا کہ جس نے حج کیا اور اس میں جماع یا اس سے متعلق باتیں نہیں کیں اور کوئی گناہ نہیں کیا، وہ گناہوں سے اس طرح پاک لوٹے گا جس طرح اپنی ماں کے بطن سے پیدا ہوا تھا۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں:-

رسول ﷺ نے فرمایا کہ ایک عمرہ سے لے کر دوسرے عمرہ تک کے درمیان گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور (مقبول) کی جزا صرف جنت ہے۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں:-

کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہماری رائے میں جہاد افضل ہے کیا ہم جہاد نہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں افضل "حج مبرور" ہے۔

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں:-

رسول ﷺ نے فرمایا ہر کمزور آدمی کا جہاد حج ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں

رسول ﷺ نے فرمایا حج اور عمرہ کرو کیونکہ یہ فقر اور گناہوں کو اس طرح مٹاتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے، چاندی اور سونے کے زنگ کو مٹاتی ہے اور حج مبرور کی جزا صرف جنت ہے۔

Scanned with CamScanner

حضرت عمرو بن العاصؓ بیان کرتے ہیں

کہ جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کو ڈالا تو میں نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ" اپنا ہاتھ بڑھائیے تاکہ میں آپؐ سے بیعت کروں۔ آپؐ نے ہاتھ بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ آپؐ نے فرمایا اے عمرو کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا میں ایک شرط لگانا چاہتا ہوں آپؐ نے فرمایا تم کیا شرط لگاؤ گے۔ "میری مغفرت کر دی جائے" رسول اللہؐ نے فرمایا اے عمرو! کیا تم نہیں جانتے اسلام پہلے کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور ہجرت پہلے کے گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور حج پہلے کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

9- حج کے روحانی اثرات:-

رسول اللہؐ نے اصلی اور صحیح حج کا نام "حج مبرور" (پاکیزہ اور مقبول حج) رکھا ہے تمام برکات اور ان رحمتوں کا خزانہ ہے۔ اس کا ارشاد دعائے ابراہیمی میں مذکور ہے۔

"اے ہمارے پروردگار ہم کو اپنا فرمانبردار بنا اور اور ہماری اولاد میں سے اپنا ایک فرمانبردار گروہ بنا اور ہم کو اپنے حج کے احکام اور طریقے سکھا اور ہماری طرف رجوع کر بے شک تو بہت رجوع کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"

ا) محبت و اطاعت الٰہی کا فروغ:-

جو شخص خلوص نیت سے حج کا سفر اختیار کرتا ہے اور اس کے دل میں اللہ سے پیار کی ایسی شمع روشن ہو جاتی ہے جو اس کے قلب کو غلاظتوں سے پاک کر کے ہدایت سے منور کر دیتی ہے پھر وہ محبت اور اطاعت الٰہی کے جذبات کے تحت عملی طور پر قربانی دینے کے لیے ہر وقت تیار نظر آتا ہے۔

Scanned with CamScanner

اللہ کی عبادات کا حقیقی فہم: عبادات الٰہی میں کما حقہ شرکت کے لیے ضروری ہے کہ مسلمان عبادات کے مفہوم اور مقصد سے آگاہ ہو۔ حج میں عبادات و اذکار کی مختلف کیفیات ایک وقت تک جاری رہتی ہیں جو اللہ کی عبادت کا حقیقی فہم پیدا کرنے اور اسے فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

(i) **جذبہ ایثار کا فروغ:-**

جذبہ ایثار خود غرضی کا علاج اور بہتر معاشرے کی تعمیر کرتا ہے۔ حج جذبہ ایثار کے فروغ کے لیے بہترین تربیتی کورس ہے۔ حج کے ایام میں ہر لمحہ ایثار و قربانی کا عملی مظاہرہ ہوتا ہے۔

۱۵۔ **حج کے اخلاقی اثرات:-**

~~حسد کا خاتمہ~~

(i) **حسد کا خاتمہ:**

عام طرز معاشرت اور دنیوی کاموں میں ایک آدمی اپنے سینکڑوں دشمن پیدا کر لیتا ہے۔ لیکن جب وہ اللہ کی بارگاہ میں حاضری کا ارادہ کرتا ہے تو سب سے پہلے بری الذمہ ہونا چاہتا ہے۔ اس سے رخصت ہوتے وقت ہر قسم کے بغض و حسد سے اپنے دل کو صاف کر لیتا ہے۔ لوگوں سے اپنے قصور معاف کراتا ہے۔ روٹھوں کو مناتا ہے۔ قرض خواہوں کے قرض ادا کرتا ہے۔ اسی لحاظ سے حج معاشرتی، اخلاقی اور روحانی اصلاح کا بھی ایک ذریعہ ہے۔

(ii) **اخوت:**

حج سے مسلمانوں کے درمیان اخوت اور بھائی چارے کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ پوری دنیا سے مسلمان ایک جگہ پر اکٹھے ہوتے ہیں۔ اس اجتماع کی وجہ سے ان کے درمیان محبت کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کو برداشت کرنے کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے

(iii) کسب حلال:

بہت سی اخلاقی خوبیوں کا سرچشمہ کسب حلال ہے۔ ہر شخص حج کے مصارف میں مال حلال صرف کرنے کی کوشش کرتا ہے اس لیے خود حلال و حرام کی تمیز کرنی پڑتی ہے۔ اور اس کا جو اثر انسان کی روحانی حالت پر پڑتا ہے وہ ظاہر ہے۔

(iv) ضبط نفس کی تربیت:

احرام باندھتے ہی بندے پر کئی حلال اشیاء ممنوع ہو جاتی ہیں۔ انسان ان اشیاء کی طرف میلان رکھنے کے باوجود حکم الٰہی کے تحت ان سے پرہیز کرتا ہے۔ اور یوں ضبط نفس کا عملی مظاہرہ کرتا ہے۔ اس طرح حج ضبط نفس کے لیے بہترین تربیت ہے۔

(v) سادگی کی تربیت:

حج انسان میں سادگی کی صفت پیدا کرتا ہے اور فضول خرچی اور فخر و غرور سے بچاتا ہے۔ حج کے دوران میں احرام باندھنا، خوشبو سے پرہیز کرنا، شکار سے باز رہنا جیسے امور انسان میں سادگی کو فروغ دیتے ہیں۔

(vi) مساوات کا فروغ:

حج کے موقع پر دنیا کے ہر کونے سے آئے ہوئے بندگان الٰہی ایک ہی لباس میں، ایک ہی امام کی اقتداء میں اور ایک ہی مقصد کے تحت مساوات کا بے مثال اور لازوال عملی مظاہرہ کرتے ہیں۔ ایسی مثال دنیا کے کسی مثال دنیا کے کسی کونے میں دیکھنا ناممکن ہے۔ دین اسلام ہی ہے جس میں نسل، رنگ، علاقے، زبان اور اصناف و طبقات کے مصنوعی امتیازات سے بالاتر ہوتے ہیں اور حج کے موقع پر ان کا بہترین عملی اظہار کرتے ہیں

Scanned with CamScanner

(11 حج کے معاشرتی اثرات۔

(i اتحاد عالم اسلامی:

حج اتحاد عالم اسلامی کے لیے بہترین موقع فراہم کرتا ہے۔ اسلامی ممالک کو اس سالانہ اجتماع سے استفادہ کرتے ہوئے اتحاد اسلامی کو فروغ دینا چاہیے۔ افراد کی طرح ملکوں میں بھی اتحاد کا عملی مظاہرہ کریں۔

(ii ملت اسلامیہ کے مسائل کا حل:

حج مسلمانان عالم کے مسائل کے حل کے لیے بہترین موقع فراہم کرتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اس موقع کو عالمی اسلامی مسائل کے حل کے لیے استعمال کریں اور یہودیوں، نصرانیوں اور لادینوں کے چنگل سے نکل کر اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی راہ ہموار کریں۔

بقول علامہ اقبال

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی

(iii اسلام کی تبلیغ

جب انسان رضائے الٰہی کی خاطر حج کا سفر اختیار کرتا ہے تو اس پر خوف الٰہی غالب آ جاتا ہے، مادی خواہشات کا خاتمہ ہو جاتا ہے، بندے کے قول و فعل میں فرق نہیں رہتا اور ایسی حالت میں تبلیغ کا فریضہ سرانجام دینا بہتر نتائج کا حامل ہو سکتا ہے۔ حج انسان میں داعیانہ خوبیاں کو فروغ دیتا ہے۔

(iv باہمی تعارف اور ہم آہنگی

ملت اسلامیہ کا ہر فرد خواہ وہ دنیا کے کسی بھی کونے میں آباد ہو، ملت اسلامیہ کا لازمی حصہ ہے۔ حج کے موقع پر اس روحانی قربت کا عملی اظہار ہوتا ہے۔ مسلمان ایک دوسرے سے متعارف ہوتے ہیں جس سے باہمی یکجہتی کو فروغ ملتا ہے۔